© rasailojaraid.com

فتح کابل

نقش آغاز

یا ایھا الناس قد جا. کم الحق

انا فتحنا لک فتحاً مبیناً

ع -- کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا۔

بالآخر وہ تاریخی لمحہ آہی گیا۔ جس کا امت مسلمہ کو مدتوں سے انتظار تھا۔ اور جس خوشخبری کو سننے کیلئے کان بے تاب تھے۔ اور جس اسلامی انقلاب کیلئے آنکھیں ترستی تھیں۔ وہ فتح کابل کی صورت میں دنیا نے دیکھ لیا۔ یہ جمعہ کی بابرکت اور پر سعادت رات تھی۔ اور بدر کامل اپنی ضوء فشانیاں اس رات مجاہدین کے قدموں، کابل کی گلیوں میں نچھاور کیے جارہا تھا۔ اور یہ غازی آگے بڑھے جارہے تھے۔ اور یہ خداوند قدوس کی حکمت تھی کہ فتح کابل کو اسی بابرکت رات تک موقوف کئے رکھا۔ پھر جمعہ کے دن اس خوشی میں نماز جمعہ میں تمام امت مسلمہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود تھی۔ یہ تمام فتوحات اور کامیابیاں اتنی اچانک اور برق رفتار تھیں۔ کہ عقل انسانی اس کے سامنے دنگ رہ گئی تمام ماہرین جنگ اور سیاسی مبصرین ورطہ حیرت میں پڑ گئے۔ یقیناً نصرت خداوندی نے لشکر محمدی کے ہاتھوں ایک زبردست انقلاب بپا کیا۔ اور وقت کے ابرہوں کے لشکر کو طالبان کی شکل میں ابابیل کے ہاتھوں تہس نہس کر دیا۔ ماضی قریب میں پہلی دفعہ کابل کو بزور شمشیر فتح کرنا ایک بہت بڑا تاریخی کارنامہ ہے۔ اور انقلابات میں جبکہ لاکھوں افراد کو اس کے فوراً بعد تہہ تیغ اور انتقام و غارت گری کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور لوٹ مار اور قتل عام کا ایک شرمناک سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلہ و کذالک یفعلون ط

لیکن آفرین ان قدسی صفات پیغمبران امن و آشتی پر جنھوں نے فتح مکہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے کسی کو ظلم وستم کا نشانہ نہ بنایا اور نہ ہی لوٹ مار کا بازار گرم کیا نہ کسی کی عصمت دری کی۔ اور نہ ہی کسی کو ذلیل ورسوا کیا۔ اور دنیا کے نقشہ پر عرصہ دراز کے بعد ایک خالص، مکمل آزاد اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالی گئی۔ تخت کابل کو اس کے اصل حق داروں کو واپس دلانے میں، اور اس طویل، صبر آزما، مشکل اور پر خطر راستے میں کیا کچھ پیش آیا۔ امت مسلمہ کو کیا کیا قربانیاں دینی پڑیں، یہ ایک لمبی داستان ہے۔ لاکھوں افراد کے خون سے بالآخر یہ چراغ روشن ہوہی گیا اور برصغیر میں تین سو سال سے بند میخانہ روشد وہدایت کو لاکھوں نوجوانوں نے جام شہادت نوش کر کے کھولا۔

ع --- کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

اور اس پر کمیونزم اور شہنشاہیت کا بھاری قفل جو پڑا ہوا تھا، آخر کار ضرب حیدری سے وہ کھل ہی گیا۔ امت مسلمہ کی ناؤ جو مایوسی اور قنوطیت کے گرداب میں بری طرح ہچکولے کھارہی تھی۔ بالآخر انہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ناخداؤں نے اس کو بھنور سے نکالا اور بے شمار طوفانوں کا مقابلہ کر کے آخر کار ساحل مقصود تک بخیر وعافیت پہنچایا۔ اب یہ ہماری بدقسمتی ہوگی۔ کہ اتنا عظیم تاریخی کام سرانجام دینے والوں کی ہم قدر نہ کریں۔ اور نہ ہی ان کی کوئی مدد اور نصرت کریں۔

آج تحریک ریشمی رومال کی کڑیاں فتح کابل کے بعد مکمل ہو گئی ہیں۔ اس تحریک کیلئے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی اور امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد نے جو تاریخی جدوجہد کی تھی۔ وہ اس لئے تھی کہ کابل کو اسلامی مرکز بنا کر دنیا بھر میں خصوصاً برصغیر میں خلافت راشدہ کا عملی نمونہ پیش کیا جاسکے۔ اور اس برصغیر میں جو غیر ملکی طاقتوں کے اثرات اور باقیات ہیں۔ وہ زائل ہوجائیں۔ بالآخر وہ کوششیں اور جدوجہد بار آور ثابت ہوئیں۔ اور وہ چنگاری جو ان قدسی صفات بزرگوں اور درویشوں نے روشن کی تھی۔ وہ افغانستان کی یخ بستہ فضاؤں میں استعماری اور استبدادی ہواؤں کے تھپیڑوں کے باوجود اس عرصہ دراز کے بعد آتش فشاں (طالبان) کی صورت میں بھڑک اٹھی۔ اور پورے عالم کو اسلام کی روشنی سے منور کر دیا۔

ع ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں

دوسری طرف لاکھوں افغان مسلمانوں کا قاتل غدار اور مرتد جس نے نہ صرف اپنی ہی قوم، افغانوں سے غداری کی بلکہ ہزاروں افغان دوشیزاؤں کی عصمت دری کرائی۔ اور افغانستان کے مقدر کو خراب اور تہہ بالا کرنے میں اس نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اور جس نے رسوائے زمانہ تنظیم خاد کی سربراہی کے دوران پاکستان کے شہروں میں ہزاروں بم دھماکے کرا کے بے شمار نہتے بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور جوانوں کو اڑا دیا۔ پھر خصوصاً پشاور کی نواحی بستی گڑھی قمر دین سکول کے معصوم فرشتہ صفت بچوں کے پورے مکتب کو اڑا دیا تھا جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق چار سو کے لگ بھگ بچوں کے چھیتڑے اڑا دئیے اور بہشتی بستی زندگیوں کو ناکردہ گناہ کی سزا دیتے ہوئے انہیں خاک و خون میں نہلا دیا۔ اور ہرات وپکتیا وغیرہ ولایتوں میں ہزاروں افغانوں کو زندہ در گور کیا تھا۔ جس کی ایک بڑی اور زندہ جاوید مثال 25 ہزار افراد کی اجتماعی قبر کی صورت میں دنیا کے سامنے واضح ہے۔ ابھی ماضی قریب میں سربوں نے بوسنیائی مسلمانوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا تھا۔ ہم نجیب کے قتل پر ان بدبخت بے حمیت، حیا اور دینی غیرت سے معراء نام نہاد قوم پرست اور دیگر ایسے افراد کو جنہوں نے اس قتل پر طوفان بدتمیزی بپار کھا ہوا ہے۔ کیا اس عظیم ظالم اور مجرم کو کسی رحم وشفقت کا مستحق سمجھا جاسکتا ہے۔ اور کیا اس کے یہ جرائم قابل معافی تھے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ فتح مکہ کا ادھورا حوالہ دینے والے ابن خطل کے انجام سے کیوں چشم پوشی کرتے ہیں۔

بلاشبہ نجیب کا قتل ان جیسے بدکرداروں کیلئے ایک عبرت ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں فرعون کے بارے میں ارشاد ہے۔ فجعلناھم سلفاً و مثلاً للآخرین اور یہاں پر یہ بات بھی قابل غور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ کہ جن لوگوں نے نجیب کیلئے ختمات قرآن کا اہتمام کیا تھا۔ کیا یہ قرآن پاک کی توہین نہیں اور کیا یہ لوگ قرآن پر یقین بھی رکھتے ہیں۔ ہم ان لوگوں سے پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ ان لاکھوں افغان مسلمانوں کے قتل پر کبھی انہوں نے تعزیت کے دو بول بھی کہے تھے ؟ کیا وہ مسلمان نہیں تھے ؟ کیا وہ پختون اور افغان نہیں تھے؟ ع ---------بریں عقل و دانش بباید گریست۔

اور اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ بعض اسلامی جماعتیں اور ان کے زیر اثر نمائندہ جرائد ہنوز حقائق سے صرف نظر کر کے پروپیگنڈوں کے ذریعے حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ نجیب کی موت پر حیرت ہے کہ وہ لوگ بھی جو کل تک جہاد کے سب سے بڑے حامی اور کمیونسٹوں کے سب سے بڑے مخالف نظر آرہے تھے، قوم پرستوں کے ساتھ ماتم اور عزاداری میں شریک ہیں۔

ع--- بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

اب سب سے بڑی ذمہ داری علماء کرام کی ہے کہ ان کو صحیح اور درست مشورے دیں۔ اور ان کی رہنمائی کریں۔ اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کے جو طوفان اور جھکڑ چل رہے ہیں۔ اس کے سدباب کیلئے ان کی مدد کریں اور بالخصوص عرب ممالک اور دیگر اہل خیر حضرات کو افغانستان کی اسلامی حکومت سے تعاون اور اس کی تعمیر نو میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔ اور وہ ماہرین جن کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں سے ہے۔ جیسے انجینئیرز، ڈاکٹرز، ماہرین اقتصادیات ومعاشیات، سائنس و ٹکنالوجی وغیرہ وغیرہ، یہ لوگ اپنی خدمات پیش کریں۔ کیونکہ ابھی اسلامی حکومت کی تشکیل کے ابتدائی خدوخال ابھر رہے ہیں۔ اور اس نوزائیدہ اسلامی حکومت کو ایک عظیم سلطنت میں ڈھالنے کا وقت ہے۔ اور فوری خصوصی توجہ نظام تعلیم پر مرکوز رکھنی چاہئے کیونکہ تعلیم ہی ملک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے طالبان نے ابتدائی مرحلے میں تعلیمی ادارے بطور تطہیر بند کیے ہیں۔ تاکہ نصاب سے لینن وسٹالن کی غلاظت کو ختم کیا جاسکے۔ اس کی مثال ایران کا انقلاب ہے۔ کہ انہوں نے بھی تعلیمی ادارے بند کردیے تھے۔ اور تہران یونیورسٹی انقلاب کے پانچ سال بعد تک بند پڑی تھی۔

ہماری طالبان تحریک سے یہی درخواست ہے کہ وہ جنگ کے ابتدائی مراحل میں نصاب تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ اور اسکے لیے عالم اسلام کے ماہرین تعلیم کی ایک بورڈ تشکیل دے کر ان کے تجربات سے استفادہ کریں۔

پاکستان کی حکومت سے ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ وہ اپنی گومگو اور منافقانہ پالیسی ترک کر کے طالبان کی حکومت کو فی الفور تسلیم کرے۔ اور اسطرح بھارت اور دیگر پاکستان اور اسلام دشمن قوتوں کی سرگرمیوں کو خاک میں ملادے۔

طالبان کی فتح دینی طبقات، علماء وصالحین، اہل مدرسہ اور اہل حق کی فتح ہے۔ طالبان کی فتح سے دنیا بھر میں حق پرستوں اور علماء کا وقار بڑھا ہے ساس تحریک میں پاکستان کے دینی مدارس نے جو اساسی کردار ادا کیا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ ان مدارس نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اپنے اسباق

© rasailojaraid.com